# حالات حاضرہ

## ایران کی صورتِ حالات

(جناب اسرار احمد صاحب آزاد اؔید ایڈیٹر جدوجہد)

مستعمرینِ مغرب، جمہوریت پسندی، امن خواہی اور مساواتِ اقوام کے بلند بانگ دعووں کے باوجود اصولِ جمہوریت امن اور مساوات کی بیخ کنی کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں آج خصوصیت کے ساتھ اس کا اندازہ ان افسوس ناک واقعات وحالات سے بخوبی کیا جا سکتا ہے جو پاکستان سے لے کر شمالی افریقہ کے فرانسیسی مقبوضات تک رونما ہو رہے ہیں۔ پھر اسی قدر نہیں بلکہ اس طویل خطۂ ارض کا جو حصہ بھی مغربی مستعمرین کے زاویۂ نظر سے وقتی یا مستقل طور پر جس قدر زیادہ اہمیت رکھتا ہے ان کی معکوس توجہات اس حصہ پر اسی قدر زیادہ مرکوز رہتی ہیں۔

مثال کے طور پر ایران ہی کو لے لیجئے۔ یہ چھوٹا سا ملک نہ صرف عسکری نقطۂ نظر ہی سے غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے بلکہ اس کے تیل کے چشموں نے اسے سرمایہ دارانِ مغرب کی حرص وآز کا آماجگاہ بنا رکھا ہے اور آج سے تین سال قبل ڈاکٹر مصدق کی حکومت نے ایرانی تیل کی پیداوار اور صنعت کو قومی ملکیت بنا کر قومی ترقی اور استحکام کی راہ پر جو موثر قدم اٹھایا تھا آج ڈاکٹر حسین فاطمی اور دوسرے قوم پروروں کی موت اور ہلاکت کی صورت میں اس کی پاداش بھگتنی پڑ رہی ہے۔

ایران کی موجودہ صورتِ حال یہ ہے کہ تین سال قبل ایرانی مجلس اور سینٹ نے ایرانی تیل کی پیداوار اور صنعت کو قومی ملکیت بنانے کا جو فیصلہ کیا تھا جنرل زاہدی کی حکومت نے عملاً اسے مسترد کر دیا ہے اور اگرچہ ایران کے تیل کی صنعت براہ راست اینگلو ایرانین آئل کمپنی کی زیر ملکیت منتقل نہیں ہوئی لیکن وہ امریکہ، برطانیہ، فرانس اور ہالینڈ کی آٹھ تجارتی کمپنیوں کے ایک بین اقوامی گروہ کے قبضہ میں ضرور چلی گئی ہے اور اس گروہ کے ساتھ آیندہ پچیس سال کے لئے ایرانی حکومت کا جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے تیل کو ایرانی قومی ملکیت بنانے کے فیصلہ کی ایک دفعہ کے برعکس تیل کو صاف اور

فروخت کرنے کی ذمہ داری دو غیر ملکی کمپنیوں پر عاید کی گئی ہے۔ اینگلو۔ایرانین آئل کمپنی کی طرف ۴۹ ملین پاؤنڈ کا جو قرضہ واجب الادا تھا اسے کالعدم قرار دے دیا گیا ہے اور تیل کی صنعت کو قومی ملکیت بنا دئے جانے کے بعد اینگلو ایرانین آئل کمپنی کو جو مفروضہ نقصان پہنچا ہے اس کے ازالہ کے طور پر حکومت ایران کو ۲۵ ملین پونڈ ادا کرنے کا پابند بنا دیا گیا ہے اور اس طرح ایرانی عوام کو جو گذشتہ چند سال کی مدت میں اپنے عزیز وطن کو مغربی ملوکیت پسندوں اور سرمایہ داروں کی گرفت سے نجات دلانے کی جد و جہد کرتے رہے ہیں اور اپنی اس جد و جہد میں ایک حد تک کامیاب بھی ہو چکے تھے ایک مرتبہ اقتصادی اعتبار سے مغربی مستعمرین کا غلام بنا دیا گیا ہے۔ پھر مذکورہ بالا آٹھ کمپنیوں کے مابین جو معاہدہ ہوا ہے اس کی رو سے اینگلو ایرانین آئل کمپنی ۴۰ فی صد کی مالک قرار پائی ہے۔ رائل ڈچ شیل (ہالینڈ) کا حصہ ۱۴ فی صد مقرر ہوا ہے۔ اور باقی چھ کمپنیاں ۴۶ فی صد میں شریک ہیں۔ اس طرح آج ایران کی یہ قومی صنعت برطانوی سرمایہ داروں کے ہی اجارہ داری میں نہیں رہی، بلکہ اس میں امریکہ، فرانس اور ہالینڈ کے سرمایہ دار بھی حصہ دار بن گئے ہیں۔

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ موجودہ دور میں، اقوام و ممالک کی تمام تر سیاسی زندگی کا انحصار ان کے اقتصادی حالات پر ہے اور آج کسی ملک یا قوم کی اقتصادیات پر غیر ملکی سرمایہ داروں کا غلبہ اور اقتدار اس ملک یا قوم کی سیاسی محکومیت کا پیش خیمہ سمجھا جاتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ بین اقوامی سرمایہ داروں کے مذکورہ بالا گروہ کے ساتھ ایران کی حکومت نے جو معاہدہ کیا ہے اس کی بدولت اس ملک کی اقتصادیات پر غیر ملکی سرمایہ داروں کا غلبہ ہو گیا ہے جس کے نتیجہ میں ایک طرف تو ایران کی حکومت خود اپنی قومی تعمیر اور ترقی کی راہ پر اس لئے کوئی موثر قدم نہیں اٹھا سکتی کہ اس سے فریق ثانی کے مفاد کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوگا اور دوسری طرف مذکورہ بالا سرمایہ داروں کا گروہ اپنے مفاد کے تحفظ کے لئے ایران میں اپنی عسکری قوت کو مستحکم اور ملک کے نظم و نسق کو اپنی ضرورتوں کے مطابق بنانے کے لئے اس پر غلبہ پانے کی ہر ممکن کوشش بھی کریں گے۔ اور ظاہر ان تمام باتوں کا انجام ایرانی عوام کی محکومیت نہیں تو کم از کم

نیم محکومیت کی شکل میں برآمد ہوگا۔

آج مشرقِ قریب اور مشرقِ وسطیٰ کے مسلمان ممالک میں جو کچھ ہو رہا ہے اس کا تذکرہ ایک طویل داستان کی حیثیت رکھتا ہے اور "برہان" کی محدود گنجائش میں اس طویل داستان کو بیک وقت بیان کر دینا ممکن نہیں ہو سکتا لیکن اس سلسلہ میں اس بات کو سمجھ لینا چاہیے کہ دنیا کے دوسرے حصوں میں آج ملوکیت اور سرمایہ داری کو جو شکست اور پسپائی نصیب ہوئی ہے اس نے ایک نیا دامن اور مستقر تلاش اور قائم کرنے پر مجبور بنا دیا ہے اور چونکہ ان کی خوش نصیبی سے بیشتر مسلم ممالک ابھی تک پسماندہ ہیں اور اس پسماندگی کی بدولت، ان ممالک میں انھیں ایسے افراد بھی مل سکتے ہیں جنہیں آلۂ کار بنانا کچھ مشکل کام نہیں اس لئے اب ان مغربی سرمایہ داروں اور استعمار پسندوں کی تمام تر توجہات مسلم ممالک پر مرکوز ہے اور وہ ان ممالک کے باشندوں کو مذہب کے تحفظ، اقتصادی اور عسکری امداد، تجارتی ترقی اور قومی تعمیر کے سبز باغ دکھا کر ان ممالک کو نہ صرف اپنی عسکری قوت وطاقت کا مستقر ہی بنا لینا چاہتے ہیں بلکہ ان ممالک کی "معدنی دولت" اور "تجن شکنی" سے بھی پورا پورا فائدہ اٹھانے کے خواہشمند ہیں لیکن جہاں تک ان ممالک کے عوام کا تعلق ہے وہ مغربی مستعمرین کی ان فریب کاریوں سے بخوبی واقف ہو چکے ہیں اور اس طویل خطۂ ارض کے کروڑوں باشندے اپنی قومی آزادی کے لئے جو جد وجہد کر رہے ہیں، مغربی ملوکیت پسندوں کی طرف سے، ایران سے لے کر مراقش اور الجیریا تک اسے کچلنے کی کوشش بجائے خود اس جد وجہد کی ترقی اور کامیابی کا بیّن ثبوت ہیں۔

---

# رہنمائے قرآن

اسلام اور پیغمبرِ اسلام صلعم کے پیغام کی صداقت کو سمجھنے کے لئے اپنے انداز کی یہ بالکل جدید کتاب ہے جو خاص طور پر غیر مسلم یورپین اور انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب کے لئے لکھی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن قیمت ایک روپیہ